سَدِّ ذَرائع، عُرف ، عموم بلویٰ اور کرپٹو کرنسی

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

سَدِّ ذَرائع، عُرف، عموم بلویٰ اور
کرپٹو کرنسی

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

سَدِّ ذَرائع، عُرف، عموم بلویٰ اور کرپٹو کرنسی

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہمیں چوبیس گھنٹے کی زندگی میں آنے والے ہر معاملے کے اندر قیامت تک آنے والے مسائل کی مکمل رہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے علمائے کرام کو کہ جنہوں نے صدیوں پہلے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور مستقبل میں پیش آنے والے مسائل کا حل امت کو بتلایا۔ نیز اس وقت بھی علمائے کرام اپنی زندگیاں وقف کر کے امت کو درپیش نئے مسائل میں مکمل شرعی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ اور اسی کا نام اسلامی فقہ ہے یعنی "فقہ ظاہری اعمال کے متعلق تمام احکامِ شرعیہ کا علم ہے جو ان کے تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جائے" (حوالہ: نوادر الفقہ، جلد اول صفحہ ۳۳)۔ احکامِ شرعیہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر اچھے برے کام سے متعلق یہ جاننا کہ اس پر شریعت نے کون سا حکم لگایا ہے۔ نیز احکامِ شرعیہ کے چار دلائل ہیں یعنی قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس۔ آسان الفاظ میں کسی بھی عمل کے متعلق یہ بات کہ وہ فرض ہے یا واجب، یا مندوب (یعنی مستحب) ہے یا مباح (یعنی جائز)، یا حرام ہے یا مکروہ ثابت کرنے کا ذریعہ یا تو قرآن پاک ہے یا سنت یا اجماع ہے یا قیاس۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں بھی اس کی صراحت ہے۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ قیاس بھی قرآن، سنت اور اجماع کا تابع ہوتا ہے (حوالہ: فقہ میں اجماع کا مقام)۔ نیز فقہ اسلامی کے کچھ ذیلی مآخذ بھی ہیں مثلاً استحسان، استصحابِ حال، مصالحِ مرسلہ، عُرف وعادت، قولِ صحابی، سَدِّ ذَرائع، شرائع من قبلنا اور تعامُلِ اخیار یعنی تعامُلِ اہل مدینہ اور اہل مکہ (حوالہ: فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ، فقہ اور اصولِ فقہ کی تدریس-ماہنامہ بینات اپریل ۲۰۱۹)۔ ائمہ اربعہ یعنی فقہ

حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کے یہاں بنیادی اجتہادی اصول و مآخذ تو چار ہیں البتہ ذیلی مآخذ کی ترتیب، اُصول اور منہجِ استنباط میں اختلاف ہے (حوالہ: فقہ اور اصولِ فقہ کی تدریس-ماہنامہ بینات اپریل ۲۰۱۹، فقہ حنفی اور اُس کا منہجِ استنباط-ماہنامہ بینات اپریل ۲۰۲۱)۔ اہم بات یہ ہے کہ عوام خود قطعاً ان مسائل کا استنباط نہیں کر سکتے اور اگر عوام میں سے کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسی سے گمراہی کا راستہ کھلتا ہے۔ دوسری اہم چیز یہ ہے کہ کسی حکم کی علت اور حکمت بھی علمائے کرام ہی بتائیں گے۔

جب کسی چیز کی بارے میں علمائے کرام شریعت کا اُس مسئلہ سے متعلق حکم بتاتے ہیں تو سب سے پہلے نصوص کو دیکھتے ہیں یعنی قرآن پاک، پھر سنت، پھر اجماعِ امت اور پھر اس مسئلے سے متعلق انہی تینوں چیزوں کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے قیاسِ شرعی کیا جاتا ہے۔یعنی اگر شراب سے متعلق حکم جاننا ہے کہ وہ حلال ہے یا حرام تو پہلے قرآن پاک میں دیکھا جائے گا کہ اس سے متعلق کیا حکم آیا ہے، پھر سنت، پھر اجماع اور اگر ان تینوں میں کوئی بات صراحت سے نہ ملے تو قیاسِ شرعی کیا جائے گا۔اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ دیکھیئے شراب کا چونکہ عُرف ہے لہذا اس بنا پر اس کو جائز قرار دیا جائے تو اس نے نصوص کو نہیں دیکھا، اس کو چاہیے تھا کہ پہلے وہ نصوص میں شراب کا حکم تلاش کرے۔ اگر کوئی یہ دلیل دے کہ چونکہ شراب کا عموم بلویٰ ہو چکا ہے یعنی کہ عام اور خاص میں شراب اس حد تک عام ہو چکی ہے کہ اس سے حفاظت اور کنارہ کشی اختیار کرنا بہت مشکل ہے لہذا اس بنا پر اس کو جائز قرار دیا جائے تو اس نے بھی پہلے نصوص کو نہیں دیکھا۔ علمائے کرام یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی بھی چیز سے متعلق ہم پہلے بنیاد کو دیکھیں گے کہ نصوص میں اس سے متعلق کیا حکم آیا ہے اور اگر ضرورت پڑی تو پھر فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ کی طرف جایا جائے گا۔

اسی طریقے سے کرپٹو کرنسی سے متعلق حکم جاننے کیلئے بھی علمائے کرام پہلے نصوصِ شرعی کو دیکھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ کرپٹو کرنسی میں بنیادی طور پر کیا خصوصیات اور خامیاں ہیں اور پھر ان کو دیکھتے ہوئے کرپٹو کرنسی سے متعلق جواز یا عدم جواز کی کوئی رائے قائم کریں گے۔ یعنی سب سے پہلے کرپٹو کرنسی میں جو بنیادی خامیاں ہیں علمائے کرام اُن کا جائزہ لیں گے۔ اگر وہ خامیاں ایسی ہیں کہ جن کے احکام نصوص میں موجود ہیں جن کی بنیاد پر مفتیانِ کرام اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیتے ہیں تو فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ یعنی سَدِّ ذَرائع، عُرف اور عموم بلویٰ کی طرف جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ اب ہم سب سے پہلے انہی تین دلائل کی بات کرتے ہیں۔

عُرف کے ذیل میں کرپٹو کرنسی کے بارے میں کچھ حضرات یہ کہتے ہیں کہ چونکہ کرپٹو کرنسی رائج ہو جائے گی یا کچھ ممالک میں ہو چکی ہے، اس کا عُرف قائم ہونے جا رہا ہے یا ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں کئی ممالک میں اس پر قانون سازی کا عمل کیا جا چکا ہے اور کئی میں اس پر کام جاری ہے اور عُرف میں کرپٹو کرنسی کو "زر" سمجھا جاتا ہے لہذا اس کا استعمال اور اس میں سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے۔ اور اس کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ چونکہ شریعت میں عُرف معتبر ہوتا ہے لہذا کرپٹو کرنسی کا استعمال جائز ہے۔

پہلے بنیادی طور پر سمجھ لیجئے کہ عُرف دو طرح کا ہوتا ہے یعنی عُرف صحیح اور عُرف فاسد۔ اور عُرف کو علاقوں میں رائج ہونے کے اعتبار سے عُرف عام اور عُرف خاص میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ عُرف صحیح وہ ہے جو کہ نصوص شارع کے معارض نہ ہو۔ اسی طرح کے عُرف کو لینا اور اختیار کرنا معتبر ہوگا چونکہ یہ اصولِ شرعی میں ایک اصل ہے (حوالہ: فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ، صفحہ

۲۵۵)۔ عُرف فاسد یہ ہے کہ جس سے لوگ متعارف ہوں لیکن وہ شریعت مخالف ہو اور قوائد شرع سے متصادم ہو۔ اب عُرف عام ہو یا عُرف خاص، بات یہ دیکھی جائے گی کہ وہ عُرف فاسد تو نہیں۔

ہم اس بات کو بنیاد بنا کر کہ کوئی چیز رائج ہے یا رائج ہو کر رہے گی، عمومی طور پر اس کی حلت و حرمت کا فیصلہ نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اسلامی اصولِ وضوابط کے مطابق نہ ہو۔ اصولی طور پر یہ بات ذہن نشین رہے کہ "نصوص کی موجودگی میں عُرف وعادت کی وجہ سے احکام میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی جو عُرف نص شرعی کے خلاف ہو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا" (حوالہ: آپ فتوی کیسے دیں؟ شرح عقود رسم المفتی)۔ دیکھیے جب فقہائے کرام یہ کہتے ہیں کہ عُرف کی تبدیلی سے احکام بدل جاتے ہیں تو ذہن میں رہے کہ ہر طرح کے احکام نہیں بدلتے بلکہ ایسے احکام ہی بدلیں گے جن کی بنیاد عُرف پر ہو۔ مثلاً اس وقت پوری دنیا خاص طور پر مغرب میں شراب عام ہے اور بیشتر ممالک میں اس کا استعمال باقاعدہ قانون کے تحت جائز ہے اور یہ عوام الناس میں رائج بھی ہے تو کیا اس کے وسیع استعمال سے علمائے کرام نے اس کی حلت کا فتویٰ دے دیا ہے؟ نیز جوا، قمار اور سود اسلامی شریعت میں جائز نہیں۔ تو کیا اس کے وسیع اور عام استعمال سے سود، جوا، سٹے بازی حلال ہو گئی؟ عالمی معاشی نظام میں اس وقت بینکوں کا قبضہ ہے تو کیا اس وجہ سے کہ چونکہ اب پورا معاشی نظام باطل کے قبضہ میں ہے اور حتیٰ کہ اسلامی ممالک بھی ان بینکوں کو استعمال کر رہے ہیں، کیا سودی بینک کے نظام کو حلال قرار دے دیا گیا؟ اسی طریقے سے جن علمائے کرام نے سود کو اور بینکنگ سسٹم کو سو سال پہلے ناجائز قرار دیا وہ آج بھی یہی خیال کرتے ہیں اور ابھی حال ہی میں تیسری دفعہ وفاقی شرعی عدالت نے ربا سے متعلق جو فیصلہ دیا وہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ بِعَینہٖ اگر کرپٹو کرنسی عوام میں مقبول ہے، اس کو لوگ "زر" سمجھیں، اور اس کا عُرف ہے تو اس دلیل سے اس کے جواز کو قبول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ شریعت کے تمام اصولوں کے مطابق نہ ہو جائے۔

اگر یہ دلیل دی جائے کہ دیکھیں چاہتے نہ چاہتے ہوئے بھی ہم نے بینکنگ کے نظام کو اپنایا ہوا ہے تو کرپٹو کرنسی کو بھی اپنالیا جائے تاکہ دیر نہ ہو جائے۔ تو اس میں یہ بات ملحوظِ خاطر رہے کہ اگرچہ مملکتِ پاکستان نے قانون کے تحت بینکنگ کے نظام کو اپنایا مگر چونکہ یہ نظام سود پر مبنی تھا اور چونکہ سود کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں اور آئینِ پاکستان بھی اس کی اجازت نہیں دیتا لہذا الحمدللہ تیسری مرتبہ وفاقی شرعی عدالت نے پھر یہ فیصلہ سنایا کہ ہمیں اس نظام کو چھوڑ کر اسلام کے معاشی نظام کو اپنانا ہو گا۔ لہذا کرپٹو کرنسی کو اگر پوری دنیا اپنا بھی لے اور پاکستان میں اس کی قانونی حیثیت بھی دے دی جائے تو ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ کہیں یہ شریعت کے اصولوں کے متصادم تو نہیں؟ اگر متصادم ہو گی تو چاہے پوری دنیا اس کو اپنالے اور حکومتِ پاکستان اس کو قانونی حیثیت بھی دے دے مگر اسلامی رو سے اس کے جائز ہونے کے بارے میں ہم مفتیانِ کرام ہی کی رائے پر عمل کریں گے اور اس سے احتراز کریں گے۔

اب سَدِّ ذَرائع یعنی Blocking the means کی طرف آتے ہیں۔ سَدِّ ذَرائع سے مراد وہ مُباح اور جائز امور ہیں جو کسی حرام اور ناجائز فعل کا وسیلہ بنیں یا بننے کا قوی اندیشہ ہو (حوالہ: فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ)۔ آسان الفاظ میں سَدِّ ذَرائع کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس ذریعے سے روکا جائے جو کسی حرام چیز تک پہنچانے کا سبب بنے اگرچہ وہ ذریعہ فی نفسہ جائز اور مُباح ہو لیکن اس کے مفضی الی الحرام (یعنی حرام کی طرف لے جانے والا) ہونے کی وجہ سے اس میں حُرمت آجائے گی۔ یعنی سَدِّ ذَرائع میں ایک مُباح اور جائز عمل سے روکا گیا ہے کیونکہ یہ عمل ایک حرام فعل کو مستلزم تھا اور یہی سَدِّ ذَریعہ ہے۔

سَدِّ ذَرائع کو لے کر کرپٹو کرنسی سے متعلق بعض حضرات یہ دلائل دیتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی میں فی نفسہ تو کوئی شرعی مفاسد نہیں، اس کا استعمال صحیح ہے اور وہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ان حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ کرپٹو کرنسی میں شرعی اشکالات تو سرے سے ہیں نہیں البتہ کچھ انتظامی اور عملی پیچیدگیاں ہیں اگر قانون سازی ہو جائے تو کرپٹو کرنسی کے استعمال میں ساری رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ نیز چونکہ ابھی کرپٹو کرنسی کے صارفین کو کوئی قانونی پروٹیکشن حاصل نہیں اور اس سے اندیشہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کا استعمال کرنے سے عوام کا سرمایہ ڈوب جائے گا لہذا سَدِّ ذَرائع کی دلیل کو استعمال کرتے ہوئے وہ صرف اس وجہ سے فی الحال عوامی سطح پر کرپٹو کرنسی کے استعمال پر توقف کی رائے دے رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کے حفظِ مال کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے جو کہ مقاصدِ شرعیہ Maqasid Al-Shari'ah میں سے ہے۔یعنی اگر قانون سازی ہو جائے اور حکومتِ پاکستان کرپٹو کرنسی کے استعمال کو قانونی طور پر جائز قرار دے دے تو کرپٹو کرنسی کا استعمال ہر اعتراض سے پاک ہو جائے گا۔ قارئین کرام !صرف کرپٹو کرنسی کا قانون بنانے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں قانون تو سودی بینکاری نظام کا بھی ہے، تو کیا سود جائز ہو گیا؟ نہیں، ہر گز نہیں۔ دیکھیے اگر بالفرض پاکستان میں کرپٹو کرنسی پر قانون سازی ہو جائے اور کرپٹو کرنسی کے استعمال، خرید و فروخت اور لین دین کو جائز قرار دے دیا جائے تو پھر بھی کرپٹو کرنسی کے اندر بہت سارے بنیادی نقائص ہیں جن کی وجہ سے مفتیانِ کرام ان شرعی قباحتوں کی موجودگی میں کرپٹو کرنسی کے جواز کے فتویٰ میں احتیاط سے کام لیں گے اور اس وقت تک جواز کا فتویٰ نہ دیں گے جب تک مکمل شرعی طور پر کرپٹو کرنسی کسی شرعی اصول و حکم کی مخالفت میں نہ ہو۔

اب ہم عموم بلویٰ کی طرف آتے ہیں۔ عموم بلویٰ سے مراد یہ ہے کہ تمام لوگ جس کام کو کرتے ہوں اور قیاس سے ناجائز ہو اس کا ترک کرنا دشوار ہو تو اس حکم پر عمل نہ کریں گے۔ مثال بارش

کے موسم میں راستے کے پانی اور کیچڑ سے بچنا دشوار ہے لہذا وہ اگر کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو معاف ہے(حوالہ: علم الفقہ، صفحہ ۵۱)۔ بعض حضرات عموم بلویٰ کی دلیل دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی عموم بلویٰ کے تحت جائز ہے۔ جبکہ علمائے کرام یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی کا ابھی اتنا رواج نہیں ہے کہ اس کے جواز کا فتویٰ عموم بلویٰ کے تحت دیا جائے۔ نیز عموم بلویٰ ہر امر محظور میں متعبر نہیں بلکہ مختلف فیہ مسائل میں معتبر ہے اور وہ بھی حلت و حرمت میں معتبر نہیں بلکہ نجاست و طہارت میں معتبر ہے(حوالہ: فقہ حنفی کی اصول وضوابط، صفحہ ۱۵۷)۔

ایک اشکال یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چونکہ کرپٹو کرنسی کے بارے میں کمپیوٹر سائنسدانوں اور ماہرین ہی کی رائے ہی میں اختلاف ہے لہذا مفتیانِ کرام اس کے جواز اور عدم جواز سے متعلق سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ دیکھیے اصولی بات تو یہ ہے کہ کمپیوٹر سائنسدانوں کا کرپٹو کرنسی سے متعلق کوئی اختلاف نہیں۔ہاں البتہ اگر کچھ مفتیانِ کرام کو مغالطہ اس وجہ سے ہوا کہ کہ کچھ کمپیوٹر سائنس جاننے والے سوشل میڈیا پر کرپٹو کرنسی کی بہت زیادہ تشہیر کرتے ہیں اور اس کے جواز کے حق میں دلائل دیتے ہیں اور اس تشہیری مہم سے متاثر ہو کر کچھ مفتیانِ کرام سمجھ بیٹھے ہیں کہ گویا کمپیوٹر سائنسدانوں ہی میں کرپٹو کرنسی کے طریقہ کار کو لے کر اختلاف ہے تو اُن کی خدمت میں مکرّر گزارش ہے کہ یہ لوگ کرپٹو کرنسی کی منظم طریقے سے تشہیر کرنے والے ہیں۔ اورانہی تشہیر کرنے والے لوگوں کے متعلق یورپین سپر وائزی اتھارٹی یہ کہتی ہے کہ ”آپ کو سوشل میڈیا کے 'اثراندازوں' سے بھی ہوشیار رہنا چاہیے جن کے پاس عام طور پر مخصوص کرپٹو اثاثوں اور متعلقہ مصنوعات اور خدمات کی مارکیٹنگ کے لیے مالی ترغیب ہوتی ہے اور وہ اپنی جاری کردہ معلومات میں متعصب بھی ہوسکتے ہیں“۔لہذا مفتیانِ کرام کو ایسے سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والوں سے محتاط رہنا چاہیے اور اس بنیاد پر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق کمپیوٹر سائنسدانوں کی رائے میں اختلاف ہے۔ نیز جمہور علمائے کرام کرپٹو کرنسی

سے متعلق کسی پروپیگنڈے کے اثر میں نہیں آئے ہیں اور انہوں نے کرپٹو کرنسی کی بنیاد پر غور کیا ہے لہذا ان جمہور مفتیانِ کرام کی رائے کرپٹو کرنسی کے عدم جواز سے متعلق ہی ہے۔

ذیل میں جو ہم کرپٹو کرنسی کی بنیادی خامیاں ذکر کر رہے ہیں وہ سائنسی طور پر ثابت شدہ ہیں، یہ سائنسی حقائق ہیں اور قارئین سائنسی تحقیق کو خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں لہذا اگر کوئی اس کے برعکس یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ خامیاں کرپٹو کرنسیوں میں موجود نہیں تو اس کو سائنسی طور پر دلائل کے ذریعے ثابت کرنا چاہیے نا کہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر موجود غیر سائنسی مواد کی بنیاد پر اپنی رائے قائم کرنی چاہیے۔ اب آیئے غور کرتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی میں وہ چند کون کون سی خرابیاں ہیں یا شرعی محظور ہیں جن کی بنیاد پر جمہور مفتیانِ کرام اس کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ (۱) کرپٹو کرنسی کھاتے میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے اور وہ حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔ (۲) کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ (۳) کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ مُتَقَوَّم ہونا مشکوک ہے۔ (۴) کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ (۵) ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ (٦) اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ (۷) اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ (۸) یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ (۹) اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔ (۱۰) اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ (۱۱) اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سر فہرست ہے۔ (۱۲) کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔ (۱۳) یورپین سپروائزری اتھارٹی اسے سٹے بازی قرار دیتی ہے اور اس کے استعمال کو منع کرتی ہے۔ (۱۴) اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی

بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔(۱۵) اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔(۱۶) کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

نصوص میں واضح طور پر بیع و شراء یعنی خرید و فروخت کے احکام موجود ہیں۔ بیع درست ہونے کے لئے مجموعی طور پر سات شرائط ہیں جو بیع کے منعقد اور صحیح ہونے کیلئے ضروری ہیں۔ پہلی شرط: مبیع یعنی بیچی جانے والی چیز مال ہو، دوسری شرط: مبیع مُتَقَوَّم ہو، تیسری شرط: مبیع موجود ہو، چوتھی شرط: مبیع مملوک ہو، پانچویں شرط: مبیع مقدور التسلیم ہو، چھٹی شرط: مبیع معلوم ہو، ساتویں شرط: مبیع بائع کے قبضے میں ہو (حوالہ: فقہ البیوع–اسلام کا نظامِ خرید و فروخت، جلد ۱)۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جس چیز کی خرید و فروخت کی جائے اس کا مال ہونا ضروری ہے۔ اب اگر خامی نمبر ۱ اور ۲ پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کرپٹو کرنسی کا شرعی طور پر مال ہونا واضح نہیں کیونکہ "مال ایسی مُتَقَوَّم (قیمت والی) چیز ہے جس سے نفع اٹھایا جا سکے اور وقتِ ضرورت کے لیے اس کو جمع کیا جا سکے، اور مالیت کا ثبوت تمام یا بعض لوگوں کے اس کو مال قرار دینے سے ہوتا ہے، اور تَقَوَّم کا ثبوت ایک تو مالیت سے ہوتا ہے دوسرا اس چیز سے شرعاً نفع کے مباح ہونے سے" (حوالہ: فقہ البیوع–اسلام کا نظامِ خرید و فروخت، جلد ۲، صفحہ ۶۱۷)۔ خامی نمبر ۲ پر اگر غور کیا جائے تو چونکہ کرپٹو کرنسی سے ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اس میں ذاتی قدر بھی نہیں تھی لہذا ان فرضی ہندسوں میں فرضی طور پر تَقَوَّم پیدا کیا گیا جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان میں تَقَوَّم قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ کرپٹو کرنسی مالِ مُتَقَوَّم نہیں لہذا اس کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ نیز اگر خامی نمبر ۲ پر مزید غور کیا جائے تو یہ اصول لاگو ہو گا کہ "وہ چیز جس سے نفع نہ اٹھایا جا سکتا ہو تو وہ مال نہیں کہلائے گی اور اس کی بیع و شراء بھی جائز نہ ہو گی" (حوالہ: فقہ البیوع–اسلام کا نظامِ خرید و فروخت، جلد ۱، صفحہ ۷۸)۔

یہ احکام بھی نصوص میں واضح طور پر موجود ہیں کہ "بیع کے منعقد ہونے کے لئے مبیع کا عقد کے وقت موجود ہونا ضروری ہے، لہذا معدوم کی بیع منعقد نہیں ہوگی" (حوالہ: فقہ البیوع–اسلام کا نظامِ خرید وفروخت، جلد ۲، صفحہ ۶۳۳)۔ اب اگر ہم کرپٹو کرنسی کی ماہیت پر غور کریں تو یہ بات سائنسی طور پر مُسَلَّم ہے کہ کرپٹو کرنسی معدوم ہوتی ہے یعنی یہ محض لیجر میں فرضی نمبروں کا اندراج ہے اور یہ خامی نمبرا میں نشاندہی کی گئی ہے لہذا مبیع یعنی کرپٹو کرنسی عقد کے وقت موجود نہیں تو اس دلیل کے تحت بیع منعقد نہیں ہوگی۔ اسی طریقے سے "بیع کے منعقد ہونے کے لئے مبیع کا بائع کی ملکیت میں ہونا شرط ہے، لہذا جس چیز کا بائع مالک نہ ہو اس کی بیع باطل ہوگی" (حوالہ: فقہ البیوع–اسلام کا نظامِ خرید وفروخت، جلد ۲، صفحہ ۶۳۳)۔ اگر ہم خامی نمبر ۴ پر غور کریں تو واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ بائع یعنی کرپٹو کرنسی کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی منتقل ہوتی ہے لہذا بیع منعقد نہیں ہوگی۔

اسی طریقے سے دیگر نمبروں یعنی ۵-۱۵ پر بھی غور کر لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ کرپٹو کرنسی کی ان خامیوں سے متعلق نصوص میں واضح احکامات موجود ہیں جن کی وجہ سے مفتیانِ کرام کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ لہذا جمہور علمائے کرام کے مطابق نصوص کو چھوڑ کر فقہ اسلامی کے ذیلی مآخذ یعنی سَدِّ ذَرائع، عُرف اور عموم بلویٰ کی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے کرپٹو کرنسی کے جواز کے احکام نکالنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

راقم بحیثیتِ کمپیوٹر سائنسدان اور اس موضوع کے ماہر ہونے کے ناطے قارئین کی خدمت میں یہ عرض کرے گا کہ سائنسی طور پر ان مفتیانِ کرام کی رائے میں وزن ہے جو کہ کرپٹو کرنسی کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ نیز جو حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کے قائل ہیں یا اس کے شرعی حکم سے متعلق سکوت اختیار فرمائے ہوئے ہیں، راقم کی رائے میں اُن کو کرپٹو کرنسی سے متعلق کمپیوٹر سائنس

کے ماہرین نے مکمل بات نہیں پہنچائی۔ ہم امید کرتے ہیں جب ایسے مفتیانِ کرام کے سامنے کرپٹو کرنسی کے کام کرنے کی پوری تکنیکی تفصیلات سامنے آجائیں گی تو وہ بھی نصوص کو دیکھنے کے بعد اپنے جواز اور سکوت کی رائے سے رجوع فرمائیں گے ان شاء اللہ۔

کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر وبرکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

کچھ مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ وہ کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز وصول کر چکے ہیں۔ اُن کو کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں اُن کی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سال یعنی سن ۲۰۲۰، سن ۲۰۲۱ اور سن ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔